

ہمارے اعلیٰ ترین حکام کا ایک گہرا سوسائٹی کے
 آئینہ میں شگافتہ تصویر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں
 وہ یہاں پہلے پہل سے کیا یہ تھا اس کا جواب ہے



فتنہ ساہروی کی حقیقت



مفت محمد امجد علی
 قادیان کے مولانا محمد امجد علی صاحب

محمد امجد علی صاحب

تجزہ

جلد

پیشانی: 1998ء
 0300-8229055
 0300-8229052

قطب مہانت پبلشرز

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الصلوة والسلام وعلیہ یا رسول اللہ

مولانا علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں۔

”الاعداء الثلاثة عدوک وعدو صديقک وصديق عدوک“

انسان کے تین دشمن ہیں، آپ فرماتے ہیں ایک تیرا دشمن، ایک تیرے دوست کا دشمن اور ایک تیرے دشمن کا دوست، تیرے دوست کا جو دشمن ہے درحقیقت وہ تیرا بھی دشمن ہے۔

حضور (ﷺ) سے ہمیں محبت ہے اس طرح صحابہ و اہلبیت کرام رضی اللہ عنہم بھی ہم اہلسنت کے محبوب ہیں الحمد للہ۔ لہذا جو حضور (ﷺ) کے اور آپ کی اہلبیت و صحابہ کے دشمن ہیں وہ ہمارے بھی دشمن ہیں۔ ہم اگر انہیں اپنا دوست سمجھیں تو ہم حضور (ﷺ) اور آپ کے صحابہ و اہلبیت کے دشمن ہوں گے۔ جس شخص نے اس حقیقت کو سمجھ لیا اور اس پر عمل کیا اس نے ایمان کو اپنے قلب و سینہ میں داخل کر لیا۔ اور جس شخص نے اس حقیقت کو سمجھ لیا اور اس پر عمل کیا اس نے ایمان کو اپنے قلب و سینہ میں داخل کر لیا۔ اور جو اس حقیقت سے روگردان رہا وہ ایمان کی دولت سے یکسر محروم رہا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ

أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ“

تو کسی قوم کو نہ پائے گا جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہو۔ (اور پھر وہ) اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں سے محبت کرے، اور اس کے رسول کے دشمن ان کے ماں، باپ، اولاد، بہن بھائی اور رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔

معلوم ہوا کہ ایمان دار کبھی اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے دشمن کو دوست نہیں بنا سکتا۔

اللہ و رسول (ﷺ) عزوجل کے دشمن سے بغض رکھنا فرض اور ایمان کے لئے شرط ہے۔ اور ان کے دوست سے محبت کرنا ضروری ہے۔ حضور (ﷺ) فرماتے ہیں:

”لَا يَطْعَمُ أَحَدُكُمْ طَعْمَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَحِبَّ فِي اللَّهِ وَيُبْغِضَ فِي اللَّهِ، الْكَافِي الشَّافِي فِي

(بیروت)

تم میں سے کوئی اس وقت تک ایمان کا ذائقہ بھی نہیں پاسکتا جب تک اللہ کے دوست کو دوست اور اس کے دشمن کو دشمن نہ رکھے۔ (مطلب خیر ترجمہ)

یاد رہے کہ نبی اکرم (ﷺ) کا دشمن ہی اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے، نجدی، خارجی، وہابی، دیوبندی، رافضی، اہلحدیث اور غیر مقلدین تمام کے تمام تقریباً اللہ جل جلالہ، رسول (ﷺ)، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اولیائے کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دشمن ہیں۔

پروفیسر طاہر القادری ان سب کو اپنی بغل میں لئے بیٹھا ہے، میں پوچھتا ہوں یہ اللہ اور اس کے رسول کو کیا منہ دکھائے گا؟

اللہ تعالیٰ قاری محبوب رضا خان رحمۃ اللہ علیہ دعا قبول کرتے ہوئے اسے ہدایت عطا فرمائے۔ آمین

علامہ مفتی قاری محبوب رضا خان صاحب (رحمۃ اللہ علیہ)

آپ سے تمام مسالک کے افروز یکساں محبت و عقیدت رکھتے تھے آپ نے تبلیغ دین کا سلسلہ اندرون ملک ہی نہیں بلکہ بیرون ملک بھی جاری کیا۔

محمد حنیف اللہ والا

کائنات کا نظام خداوند قدوس چلاتا ہے۔ دنیا میں اس نے انبیاء علیہم السلام اور پیغمبر اس لئے بھیجے کہ دنیا بھٹکے ہوئے لوگوں کو سیدھی راہ دکھائیں ہمارے نبی اکرم (ﷺ) اس سلسلہ کے آخری نبی مکرم ہیں اور آپ نے اس دنیا کو جو دین دیا اس کا نام اسلام ہے اور یہی وہ دین ہے۔ جس میں داخل ہونے والے فرد کے لئے ہر اعتبار سے امن و سلامتی ہے اور یہی وہ دین حق ہے کہ جس پر عمل پیرا ہونے والے افراد کے لئے اللہ تعالیٰ نے آخرت میں اجر عظیم عطا فرمانے کی وعید سنائی ہے دین اسلام کی ترقی اور ترویج میں بزرگان دین اور صوفیاء کرام کا بڑا حصہ رہا ہے۔ بلکہ برصغیر پاک و ہند میں اسلام کی شمع روشن کرنے والوں میں بڑی تعداد ان ہی صوفیاء کرام کا بڑا حصہ رہا ہے۔

بلکہ برصغیر پاک و ہند میں اسلام کی شمع روشن کرنے والوں بڑی تعداد ان صوفیاء کرام کی ہے جن کے بابرکت قدم اس سرزمین پر آئے تو بے نور دلوں میں نور ایمانی موجزن ہو گیا ایسی ہی روحانی شخصیتوں میں حضرت علامہ مفتی محبوب رضا خان بھی شامل ہیں۔

گزشتہ دنوں ۹ دسمبر ۹ء کو جب آپ کی رحلت کی خبر آئی تو عالم اسلام میں رنج و غم کی لہر دوڑ گئی۔ حضرت مفتی محبوب رضا خان سچے عاشقِ رسول تھے۔ خانوادہ امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے آپ ممتاز اور روشن ستارے تھے اور یقیناً ان کے افکار کی روشنی سے علمائے اہلسنت کے دل اور احساسات ہمیشہ جگمگا رہیں گے۔ حضرت ۱۶ نومبر ۱۹۱۶ء کو بریلی شریف میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم بھی یہیں حاصل کی اور جب ۱۳ برس کے ہوئے تو آپ نے قرآن کریم ختم کر لیا تھا اس کے بعد دین اور دنیاوی تعلیم کا سلسلہ جاری رہا اور آپ منزلیں طے کرتے ہوئے ۱۹۳۹ء میں علی گڑھ یونیورسٹی میں داخل ہوئے جہاں سے آپ نے ۱۹۴۳ء میں ڈگری حاصل کی۔ حضرت مفتی قاری محبوب رضا خان نے عملی زندگی میں قدم رکھا تو وہ وقت قیام پاکستان کی تحریک کے جوش و خروش کا زمانہ تھا آپ نے بھی قیامِ سلطنتِ اسلامیہ کے لئے مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی اور اس جد جہد میں حصہ لیا اور یہ دین سے مخلص مسلمان ہند اور علماء اہلسنت کی کوششوں کا ثمر تھا کہ حضرت قائدِ اعظم محمد علی جناح نے قیام پاکستان کو ممکن کر دکھایا۔

قیام پاکستان کے بعد حضرت مفتی محبوب رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ہجرت کر کے ۱۸ مئی ۱۹۴۸ء کو لاہور تشریف لائے اور یہاں رزقِ حلال کے حصول کے حصول کے لئے ایک شفا خانہ قائم کیا جہاں سے مریض اپنی جسمانی اور روحانی بیماریوں سے شفا یاب ہو کر جاتے اور آپ کے پروانے بن جاتے۔

لاہور کے بعد حضرت نے عارف والا کا قصد کیا وہاں بھی ایک مطب قائم کیا اور تقریباً دس برس تک یہاں لوگوں کی روحانی رہنمائی کی اور ایک صادق طبیب کی حیثیت سے نام کیا کمایا۔

بعد میں آپ نے پاکستان کے سب سے بڑے شہر کراچی کی خدمت کا ارادہ کیا اور ۱۹۵۹ء میں یہاں آکر مدرسہ حنفیہ رضویہ کی داغ بیل ڈالی۔

حضرت قاری محبوب رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسے کے بے شمار طلبہ اور طالباتِ حق نے فیض پایا اور آج

بھی یہ دین حنفیہ اہلسنت والجماعت کے نظریات اور عشق رسول (ﷺ) کو عام کرنے کا کام بخوبی انجام دے رہا ہے۔

حضرت مفتی محبوب رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا نام ایسا ہی تھا کہ مدرسہ حنفیہ رضویہ میں نہ صرف بڑے بڑے علماء نے دین حق کی تعلیمات کے لئے کام کا آغاز کیا بلکہ خود حضرت نے بھی یہاں اپنے مبلغ علم کو مزید علوم دنیوی سے آراستہ کرنے کے لئے تحصیل علم کا سلسلہ جاری رکھا یہی وجہ ہے کہ آپ محترم اساتذہ میں جن سے آپ نے حدیث تفسیر معقولات وغیرہ کی تعلیمات اصل کیں، حضرت قرأت میں، حضرت قاری عبدالرحمن مکی صدر الشریعہ، قاری ضیاء الدین، قاری سید مظہر نقوی امر وہوی اور فارسی میں آپ کے استاد وہی رہے جو شاعر انقلاب جوش ملیح آبادی مرحوم کے استاد مولانا قدرت علی بیگ، حضرت مفتی محبوب رضا خان رحمۃ اللہ علیہ عربی، فارسی، اردو، ہندی زبانوں پر یکساں دسترس رکھتے تھے اور کئی معروف کتب کی تدوین اور ترتیب میں بھی آپ کا بڑا حصہ ہے۔

یعنی خدمات کی انجام دہی کے ساتھ ساتھ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تبلیغ دین اور حصول روزگار کی سرگرمیوں میں بھی بھرپور حصہ لیا اور ۱۹۶۵ء میں آپ نے پہلا حج کیا اور قیام مدینہ منورہ کے دوران قطیف مدینہ مولانا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے شرف ملاقات حاصل کیا

۱۹۶۸ء میں ہی آپ کو مفتی اعظم ہند حضرت محمد مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے سلسلہ قادریہ رضویہ کی خلافت عطا ہوئی اور آپ نے لوگوں کے دامن قادر، رضوی کے تحت جمع کرنے اور ان کی رہنمائی کا باضابطہ فریضہ انجام دینا شروع کر دیا۔ حضرت قاری محبوب رضا خان رحمۃ اللہ علیہ تبلیغ کے لئے ملائیشیا، سری لنکا اور کئی افریقی ممالک بھی تشریف لے گئے اور آپ کے ہاتھوں متعدد غیر ملکی اور غیر مسلم افراد نے اسلام قبول کیا۔

کراچی میں قائم اہلسنت والجماعت کی معروف دینی درس گاہ دارالعلوم امجدیہ ہے حضرت مفتی محبوب رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں واقع دارالافتاء میں تقریباً ۸ برس خدمات انجام دیں اور طالبان حق کی رہنمائی کی۔ اسی ادارے نے عشق رسول (ﷺ) اور امام احمد رضا خان قدس سرہ العزیز کی تعلیمات کو جس احسن طریقے پر عام کیا وہ قابل ستائش ہے۔

حضرت مفتی محبوب رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے دینی مدارس کے ذریعے دین کی خدمت کے علاوہ کراچی کی ایک معروف اہلسنت والجماعت کی مسجد، مصلح الدین مبین مسجد میں ۱۹۶۰ء سے تقریباً دس برس تک خدمات انجام دیں۔ جہاں انہوں نے امامت اور خطابت کے فرائض انجام دیئے اور درس و تدریس کے بھی۔ الغرض مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تمام خوبیوں اور خدمات کا احاطہ تو بہت دشوار ہے تاہم وہ ایک ایسی دینی شخصیت تھے جن سے تمام مسالک کے افراد یکساں محبت و عقیدت کرتے تھے، حضرت مفتی محبوب رضا خان رحمۃ اللہ علیہ دل کی تکلیف میں ادارہ امراض قلب میں داخل کئے گئے ہیں جہاں زیر علاج رہنے کے دوران ہی وہ ۹ ستمبر ۱۹۹۱ء بروز پیر صبح سات بجے دنیائے فانی سے رخصت ہوئے۔ حق تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اور مفتیان عظام پروفیسر طاہر القادری کے بارے میں جو کہتے ہیں کہ:

(۱) عورت کی ویت مرو کے برابر ہے اور اجماع صحابہ و اجماع ائمہ اربعہ کا انکار کرتے ہیں۔

(۲) شیعہ اور دیوبندی فرقے کے امام کے پیچھے نماز پڑھنا صرف پسند ہی فرماتے ہیں بلکہ جب موقع ملے تو پڑھتے ہیں۔

(۳) کہتے ہیں میں کسی فرقہ کا نہیں ہوں۔ میں فرقہ داریت پر لعنت بھیجتا ہوں میں صرف امت محمدیہ کا نمائندہ ہوں۔

(۴) کہتے ہیں بعض تاریخی روایات کے مطابق تاتاریوں کو بغداد پر حملہ کی دعوت بھی کچھ ناعاقبت اندیش مسلمانوں ہی نے اپنے فرقہ وارانہ تعصب کی آگ بھجوانے کے لئے دی تھی۔

(۵) روزنامہ جنگ جمعہ میگزین ۲۷ فروری تا ۵ مارچ ۱۹۸۰ء ایک انٹرویو میں کہتے ہیں کہ لڑکے اور لڑکیاں اگر تعلیمی مقصد کے لئے آپس میں ملیں تو ٹھیک ہے۔

(۶) روزنامہ جنگ ۱۹ مئی ۱۹۸۰ء کے ایک مضمون میں جوان کا شائع کردہ ہے کہتے ہیں کہ تمام صحابہ بھی اکٹھے ہو جائیں تو علم میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا کوئی ثانی نہیں۔

کیا ایسا شخص اہل سنت و جماعت اور قادری کہلانے کا مستحق ہے۔ بینواتو جروا۔

ڈاکٹر معین الدین سیکرٹری بزم نوری رضوی کراچی، حاجی عارف ممبر بزم قادی برکاتی کراچی، عبدالغفار صدر بزم تقدس رضوی، محمد اسلم قادری صدر انجمن فیض رضا پیر الہی بخش کالونی، عبدالکریم نیازی جنرل اسٹور انجمن فیض رضا پیر کالونی کراچی۔ غلام یلین قادری سیکرٹری مالیات انجمن فیض رضا پیر کالونی، محمد اسماعیل طاہر المالی جوائنٹ سیکرٹری، انجمن فیض رضا پیر کالونی۔ نور محمد غفرلہ ممبر انجمن فیض رضا، محمد یلین ممبر انجمن فیض رضا۔ عبدالستار فیصل آباد، لئیق احمد نوری صدر انجمن رضائے مصطفیٰ لاندھی کراچی۔ ابرار احمد خان گلبرک۔ ابراہیم علی صدیقی بریلوی، عبدالسبحان قادری صدر انجمن جامعہ شیریہ لاندھی۔ قاری رضائے المصطفیٰ خطیب مین مسجد بولٹن مارکیٹ و مہتمم دارالعلوم نوریہ رضویہ کراچی۔ حمید رضا خان یزدانی نبیرہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ اراکین بزم تقدس رضوی محمد انور قادری، زکریا حاجی قاسم، غلام محمد قادری، حاجی محمد اشرف، محمد حنیف اللہ والا، محمد ادریس، محمد یاسین قادری، کونسلر عبداللہ عبدالرزاق مین، مجید اللہ قادری جنرل سیکرٹری ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی۔

الجواب: لھو المؤلف للکواب

الحمد لله وكفى والصلوة والسلام على رسولہ الكريم متعذر المصطفى

وعلى اله واصحابه البرر التقى۔

(۱) عورت کی دیت مرد سے نصف ہے یہ مسئلہ مسلمانوں میں متفق علیہ ہے۔ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ائمہ اربعہ علیہم الرحمۃ کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ عورت کی دیت مرد کی دیت سے نصف ہے اور یہ اجماع سکوتی ہے۔ اجماع پر عمل واجب ہوتا ہے اس پر بحث کی اجازت نہیں۔ صحیح العقیدہ سنی کے لئے اجماع سکوتی کے آگے تسلیم خم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے اور اجماع صحابہ و ائمہ اربعہ کا منکر صال، مصل، خارجی یا معتزل ہو سکتا ہے۔ صحیح العقیدہ سنی ہرگز نہیں ہو سکتا۔ پروفیسر صاحب نے سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے سیت عورت مرد کی دیت کے برابر ہونے کا ادعاء کیا اور حدیث پاک کو ضعیف کہنے کی جسارت کی ہے۔

غور کا مقام ہے کہ اجماع صحابہ اور ائمہ اربعہ کے موافق جو حدیث ہو وہ ضعیف کیسے ہو سکتی ہے ضعیف دای کی صفت ہے اور صحابی، تابعی، تبع تابعی میں ضعیف کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ تبع تابعی کے بعد راویوں میں کسی

راوی میں ضعف ہو سکتا ہے مگر اجماع صحابہ کو جو حدیث ثابت کر رہی ہے اس میں ضعف کہاں سے آگیا اس حدیث کے صحیح ہونے کی سب سے بڑی دلیل اجماع صحابہ ہے اور اجماع ائمہ اربعہ ہے جو شخص اجماع صحابہ اور اجماع ائمہ اربعہ اہلسنت و جماعت کے خلاف کرے کہ جس پر عمل کرنا واجب ہے وہ قطعاً یقیناً اہلسنت سے خارج گمراہ صال، مضل، قبیح خوارج یا معتزلی ہے سنی قادری ہرگز نہیں ہے چاہے اپنے منہ سے ہزار بار کہے کہ میں سنی قادری ہوں بحکم حدیث ”**من شد شد فی النار**“ کا مستحق ہے ترمذی شریف کی حدیث ”**علیکم بالجماعۃ**“ جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے۔ (جلد ۲ صفحہ ۳۵)

ابن ماجہ شریف کی حدیث ہے:

”**ان امتی لا تجتمع علی ضلالۃ فاذا رائیتم اختلافا فعنیکم والسواد الاعظم**“
(ابن ماجہ صفحہ ۲۹۲ ابواب الفتن باب السواد الاعظم)

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے:

”**فعلیکم بالجمعتہ فان اللہ لا تجتمع امتی علی ہدی**“

تم جماعت کو لازم پکڑو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ میری امت کو ہدایت کے سوا کسی گمراہی پر جمع نہیں ہونے دے گا۔ مگر پروفیسر صاحب شوق اجتہاد سے بدست ہو کر حدیثوں کے ان تمام احکامات کو دانستہ ٹھکرا کر اجماع صحابہ و اجماع اربعہ کو نظر انداز کر کے عورت کی دیت مرد کے برابر ہونے کا فتویٰ دے رہے ہیں۔ خدا ہدایت دے۔

(۲) شیعہ اور دیوبندی عقیدے کے امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ چونکہ وہ لوگ کفریہ اعتقادات رکھتے ہیں۔

بعض شیعہ فرقوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن پاک جبریل علیہ السلام کی غلطی سے حضرت محمد (ﷺ) پر اتر آگیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم پر اتارنے کا حکم دیا تھا۔ بعض حضرت علی کو خدا مانتے ہیں۔ خلفاء ثلاثہ و امہات المؤمنین سوا حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر تمہنی کرتے ہیں اور ان کی تکفیر کرتے ہیں۔ قرآن کو محرف مانتے ہیں پروفیسر صاحب ان کے پیچھے نمازیں پڑھنا پسند فرماتے ہیں پڑھتے بھی ہیں اور دوسروں کو پڑھنے کی تلقین بھی فرماتے ہیں حالانکہ غوث پاک رضی اللہ عنہ نے غنیۃ الطالبین میں تمام

بد مذہبوں اور رافضیوں سے اجتناب کا حکم صادر فرمایا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا۔ آخر زمانہ میں ایک ایسا گروہ پیدا ہوگا جو میرے صحابہ کی تنقیص کرے گا اور ان کی شان میں کمی کرے گا خبردار ان کے ساتھ نہ کھانا نہ کھاؤ خبردار ان کے ساتھ نہ پانی پیو خبردار نہ ان کے ساتھ رشتہ داری نہ کرو خبردار ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو خبردار ان کی نماز جنازہ نہ پڑھو ان پر لعنت پڑ چکی ہے **(غنیۃ الطالبین)**

(صفحہ ۲۸۸)

حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ کا فتویٰ نقل فرمایا ہے کہ بد مذہب کو نہ سلام کرو اس لئے سلام کرنا اس کو دوست بناتا ہے۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا آپس میں سلام کرو دوست ہو جائے گے۔ بد مذہبوں کے پاس نہ بیٹھے ان کے نزدیک نہ جائے خوشی اور عیدین کے موقع پر ان کو مبارک باد نہ دے مرجائیں تو ان کی نماز جنازہ نہ پڑھے ان کا ذکر آئے تو ان کے لئے دعائے رحمت نہ کرے بلکہ ان سے جدا رہے اس اعتقاد کے ساتھ کہ ان کا مذہب باطل ہے۔ وہ لوگ بد عقیدہ ہیں اس جدائی میں اجر کثیر کی امید ہے۔ **الحب فی اللہ والبغض فی اللہ**۔ فضیل بن عیاض علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ بد مذہبوں سے محبت رکھنے والے کے اعمال جپ ہو جائیں گے اور ایمان کی روشنی اس کے دل سے نکل جائے گی۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو جانے کہ وہ بد مذہب سے عداوت رکھتا ہے تو مجھ کو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دیگا اگرچہ اس کے اعمال تھوڑے ہوں۔ جب کسی بد مذہب کو راہ میں آتا دیکھو تو دوسری راہ اختیار کرو۔

دیوبندی عقائد کے کفریہ ہونے میں کسی صحیح العقیدہ سنی کو کوئی شک نہیں۔ علماء حرمین طہیین نے ان کی تکفیر فرمائی اور صرف ان کی تکفیر نہیں فرمائی بلکہ فرمایا جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے اس لئے کہ وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضور (ﷺ) کو شیطان و ملک و موت سے کم علم ہے اور شیطان و ملک الموت کو حضور سے زیادہ علم ہے۔

انہوں نے علم غیب رسول اللہ (ﷺ) کو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے علم سے تشبیہ دی ہے۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ خاتم النبیین کے معنی افضل النبیین ہیں لہذا اگر حضور (ﷺ) کے زمانہ میں

یا آپ کے بعد کے زمانہ میں بالفرض کوئی نئی کہیں پیدا ہو جائے تو آپ کی خاتمت میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔
 قادیانی بھی یہی کہتے ہیں۔

ان کا عقیدہ ہے کہ ہر مخلوق چھوٹا ہو یا بڑا اللہ کی شان کے آگے چہرے سے زیادہ ذلیل ہے۔
 پروفیسر صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ ان کے پیچھے نمازیں پڑھنا صحیح ہے بلکہ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ان کے
 پیچھے نمازیں پڑھنے سے روکنا گناہ ہے خود پڑھنا پسند بھی فرماتے ہیں اور موقعہ ملے تو پڑھتے بھی ہیں ایسا کر کے وہ
 خود تو گمراہ ہیں ہی دوسروں کو گمراہ کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں اور نئے فرقہ کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔ تمام فرقوں
 سے اپنی برأت کا اقرار اور فرقہ واریت پر لعنت بھیجنا اور اس کے بعد امت محمدیہ کے نمائندہ ہونے کا دعویٰ کرنا
 خلاف عقل ایک انوکھی اور زالی منطق ہے۔

۔ بک رہے ہیں جنوں میں کیا کیا کچھ ☆ کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

مسلم شریف اور ابوداؤد کی حدیث ہے کہ حضور (ﷺ) نے فرمایا عیسائیوں نے بہتر (۷۲) بنا لئے اور میری
 امت تہتر (۷۳) فرقوں میں بٹ جائے گی (۷۲) فرقے ناری ہوں گے اور صرف ایک فرقہ ناجی ہوگا اور وہ
 جماعت جو میری سنت پر اور میرے صحابہ کی سنت پر عمل کرے گی۔ یہودیوں نے بہتر فرقے بنا لئے اور میری
 امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی بہتر فرقے ناری ہوں گے اور ایک فرقہ ناجی ہوگا۔ حضور غوث پاک رضی اللہ
 عنہ اور حضرت مجدد شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ نے اس حدیث کی شرح میں ناجی فرقے سے مراد اہل سنت
 والجماعت لئے ہیں۔ حضور (ﷺ) نے امت میں تہتر فرقے ہونے کی خبر دی ہے۔ اور پروفیسر صاحب سب
 فرقوں سے اپنی برأت کا اقرار کر کے امت سے خارج ہونے کا اداء فرما رہے ہیں۔ اور اس کے باوجود نمائندگی
 امت کا دعویٰ بھی فرما رہے ہیں۔ ان سے پوچھو کہ سب فرقوں پر لعنت بھیج کر اہل سنت والجماعت پر بھی لعنت بھیج
 گئے کسی فرقے کو نہیں بخشا اب جو نیا فرقہ بنا رہے ہیں وہ بھی تو آپ کی خانہ ساز یعنی کلا شکوف کی زد میں آ گیا
 اور آنا ہی چاہئے اس لئے کہ غیر مستحق پر لعنت بھیجنے والا خود لعنتی ہو جاتا ہے اور جس فرقہ کو رسول اکرم (ﷺ) نے
 ناجی فرمایا وہ حضور غوث پاک اور مجدد الف ثانی امام ربانی شیخ احمد سرہندی رضی اللہ عنہما کے نزدیک یقیناً قطعاً اہل
 سنت و جماعت ہیں اور ان کے علاوہ نئے پرانے بشمول فرقہ پروفیسر محمد بنکیم حدیث ناری ہوئے۔

ۛ چمر اكارے كند عاقل كه باز آيد پشيمانى

(۳) پروفيسر صاحب نے ايك كتاب لكھی ہے جس كا نام ”فرقه پرستى كا خاتمہ كيوں كرمكن ہے“ اسی كتاب ميں سے ذكره في السؤال اكثر عبارتيں نقل كی گئی ہیں۔ ہر مبتدى مدرسہ عربیہ خوب جانتا ہے كه پرستيدن (پوجنا) فارسی مصدر ہے اور فرقه پرست پرستيدن سے اسم فاعل ساعى ہوا جس كے معنی ہوئے فرقه پرستش كرنے والا۔ فرقه كا پجاری۔ جيسے بت پرست بت كا پوجنے والا، آتش پرست آتش كا پجاری اور ظاہر ہے فرقه غير الله كو کہتے ہیں اور غير الله كو پوجنے والا بلا اختلاف مزرک ہوا۔ الله تعالى فرماتا ہے كه ميں مشرك كی بخشش نہيں كروں گا۔ بیشك مشرك ظلم عظيم ہے۔ جيسا كه حضور غوث اعظم اور محمد والہ ثانی نے شرح حديث پاك ميں فرمایا ہے۔ پروفيسر ذكرى في السؤال ان كو فرقه پرست كهہ كر مشرك ہونے كا الزام لگا رہے ہیں وہ اہل سنت و جماعت كو مسلمان نہيں جانتے بلکہ فرقه پرست كهہ رہے ہیں اگر اہل سنت كو مسلمان جانتے تو فرقه پرست نہ کہتے بلکہ فرقه پرور كهہ سكتے تھے۔ فرقه پرستى كا خاتمہ كهہ كر فرقه وارىت كی ايك فيكشرى كھول دی۔ منہاج القرآن كا ادارہ قائم كر كے تمام فرقوں كو فرقه پرست كهہنا اور اپنے كو ان فرقوں سے خارج كر كے ايك نئے فرقه كا اضافہ كرنا۔ امت محمدیہ كا نمائندہ ہونے كا دعوى كرنا جب كه امت كے فرقوں نے ان كو نمائندہ نہيں بنایا بلکہ خود بخود نمائندگی كا ادعاء فرما رہے ہیں ”بریں عقل و دانش ببايد گريست“۔

(۴) تاريخى حوالہ سے فرما رہے ہیں كه تاتاريوں كو بغداد پر حملے كی دعوت بعض ناعاقبت اندیش مسلمانوں نے اپنی فرقه وارانہ عصبيت كی آگ بجھانے كے لئے دی تھی۔ اور پروفيسر صاحب نے جب یہ عبارت لكھنے كے لئے تاريخ كے اوراق كی گردان كی ہوگی تو یہ پڑھا ہوگا كه حملے كی دعوت مستعصم بالله كے وزير اعظم ابن علقمي نے دی تھی اور یہ بھى پڑھا ہوگا وہ شيعہ تھا اور اس كو مسلمان كهہ رہے ہیں يعنى واضح الفاظ ميں ايك شيعہ مذهب والے ابن علقمي كو مسلمان تسليم كر رہے ہیں۔ جن كو اہلسنت و جماعت خارج از اسلام کہتے اور جن كے لئے كتب فقه اہلسنت و جماعت ميں فقہاء كرام نے ”من شك في كفره و عذابه به فقد كفر“ كے الفاظ تحرير فرمائے ہیں۔ يعنى جو ایسے عقيدہ ركھنے والوں ميں كسى كے كفر و عذاب ميں شك كرے وہ خارج از اسلام ہے۔ پروفيسر خود فيصلہ فرمائیں كه یہ عبارات ان كی ان كے لئے رچپھ اور كمبل كی مثال بن گئی ہیں۔ الله ان كو اس سے

چھٹکارا عطا فرمائے اور توبہ کی توفیق دے۔

(۵) کو ایجوکیشن ہو یا کوئی اور مقصد دینی غیر محرموں کے ساتھ ملنا شرعاً ناجائز غری محرموں سے پردہ کرنا لازم ہے کتاب اللہ و سنت رسول اللہ (ﷺ) کی یہی تعلیم ہے۔

(۶) یہ کہنا کہ تمام صحابہ کرام بھی اگر اکٹھے ہو جائیں تو علم میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا کوئی ثانی نہیں ہے یہ سراسر ان کا تحکم اور مسلک حقہ اہلسنت و جماعت سے خروج اور خود حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حکم سے اختلاف و انحراف ہے حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے متعلق ان کے جنازہ پر فرمایا کہ ”هو اعلما هو سيدنا“ یعنی ابو بکر ہم سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے زیادہ علم والے اور ہمارے سردار تھے۔

پروفیسر صاحب کا فرمان بے سرو پا ہڈیاں بلکہ تلپیس **شیطان قابل الرد عند اهل الایمان** حضور سید عالم ماکان وما یکون صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ **ما صاب الله في صدری شئیا الا حبتہ فی صدر ابی بکر**

یعنی اللہ تعالیٰ نے جو کچھ میرے سینہ میں ڈالا میں نے ابو بکر کے سینہ میں ڈال دیا۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مرتبہ علمی پر یہ حدیث پاک شاہد عادل۔

پروفیسر صاحب کی تحریر و تقریر کا کھوٹا جس کے گرد ان کی تمام سعی و کوشش بے نتھانچھڑا اپنی پونچ اٹھا کر گھوم رہا ہے صرف اور صرف یہ ہے کہ دیوبندیوں، وہابیوں، رافضیوں، غیر مقلدوں اور اہل سنت و جماعت کو اپنے اپنے عقائد پر قائم رہتے ہوئے آپس میں محبت و مودت و رحمت و رافت باہمی دوستی و رفاقت کے مضبوط رشتے سے استوا کرنا چاہیے۔

زور خطابت و طلاقت لسانی کا وقتی طلسم جب ٹوٹتا ہے تو ٹھنڈے دل سے سوچنے کے بعد ہر پڑھا لکھا سامع یا قاری اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ ساری تقریر و تحریر کا لب لباب اور نچوڑ یہ نکلتا ہے کہ تمام فرقے اپنے اپنے عقائد پر سب ٹھیک ہیں جس کا جی چاہے جس فرقے کا عقیدہ اپنائے کسی کو کسی فرقہ پر تنقید و تبصرے کا حق نہیں ہے کہ اس سے ایک دوسرے کی دل آزاری ہوتی ہے لہذا مسلمانوں کو چاہیے کہ وہابی کو آئندہ وہابی نہ کہیں رافضی کو رافضی نہ

کہیں چکڑا لوی کو چکڑا لوی نہ کہیں اہلسنت کو اہلسنت نہ کہیں بلکہ سب کو مجموع من حیث المجموع مسلمان کہیں کوئی کسی کو آئندہ رو نہ کرے صرف اتنی اجازت دے رہے ہیں کہ اگر ایک دوسرے کے درمیان امتیاز ناگزیر ہو جائے تو بڑے بیٹھے الفاظ جو ہر ایک کو قابل قبول ہوں تحریراً و تقریراً خطاب کرے اور حکم قرآنی تو بڑے بیٹھے الفاظ جو ہر ایک کو قابل قبول ہوں تحریراً و تقریراً خطاب کرے اور حکم قرآنی

”واغلظ علیہم والیجدو افیکم غلظتہ“ اور **”اشد علی الکفار“** کو مصلحتاً نظر انداز کر دے تاکہ سب فرقوں میں افتراق و انتشار رشت و تفرق کے بجائے محبت و مودت و رحمت و رافت کے دریا بہنے لگیں۔

قرآن کا حکم ہے کہ **”فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین“**

ظالموں کے ساتھ مت بیٹھ جان بوجھ کر۔

مگر پروفیسر کہہ رہے ہیں کہ بد مذہبوں کے ساتھ خلاطا کیا جائے اور ان کے پیچھے نمازیں پڑھی جائیں تاکہ بھائی متی کا کنبہ پروفیسر صاحب کے ساتھ ہو اور اس دریا منفعت بخش موجوں پر ان کے ایجاد کردہ فرقہ پروفیسریہ کی نیا بلا خوف و خطر تیرا کرے جس پر ان کے نام کا جھنڈا لگا ہو اور مذہبی پابندیوں سے آزادی پسند منڈلی والے ان میں بیٹھ کر سیر و تفریح کا کریں۔

”یریدون ان یمدلو اکلم اللہ“ وہ چاہتے ہیں اللہ کا کلام بدل دیں۔ خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں۔ ہوئے کس درجہ یہ ملائے وطن بے توفیق۔

مذہب کا نام لے کر خود کو مذہب کا مصلح کہہ کر مذہب میں رخنہ اندازی کرنے کی لا حاصل سعی کر رہے ہیں ہر مسلمان کو اللہ تعالیٰ ان کے شر سے محفوظ و مامون رکھے۔

حدیث و قرآن کی آیتوں کے غلط معانی بتاتا کر
 حکم کی خاطر یہ زر کے بندے بنائے ملت مٹا رہے ہیں۔

واللہ اعلم بالصواب

حررہ فقیر محبوب رضا خان القادری البریلوی

سابق مفتی دارالعلوم امجدیہ کراچی۔

الجواب منہ الہدایۃ والرشاد

حضرت علامہ مولانا قاری محبوب رضا خان صاحب مدظلہ مفتی اہل سنت سابق مفتی دارالعلوم امجدیہ کا تفصیلی جواب بغور پڑھا اور علامہ موصوف نے جو کچھ طاہر القادری کے بارے میں تحریر فرمایا ہے فقیر اس کی پُر زور تائید کرتا ہے اور یہ ایک نیا فتنہ ملت اسلامیہ میں پیدا کر کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی سعی ناپاک ہے مولیٰ عزوجل اپنے حبیب پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ جلیلہ سے امت مسلمہ کو گمراہی سے محفوظ رکھے اور مذہب حق مذہب اہل سنت و جماعت پر قائم رکھے۔ آمین

فقیر ابوالخیر محمد حسین قادری رضوی مصطفویٰ غفرلہ

خادم جامعہ مسجد نوشیہ رضویہ سکھر (نزیل کراچی)

۱۱ رمضان المبارک ۱۴۲۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان کرام پروفیسر محمد طاہر القادری صاحب کے درج ذیل حوالہ جات کے متعلق جو عوام اہلسنت و جماعت کے درمیان باعث انتشار بن رہی ہے۔

(۱) ”بمجد للہ مسلمانوں کے تمام مسالک اور مکاتب فکر میں عقائد کے بارے میں کوئی بنیادی اختلاف موجود نہیں ہے البتہ فروعی اختلافات صرف جزئیات اور تفصیلات کی حد تک ہیں جن کی نوعیت تعبیری اور تشریحی ہے اس لئے تبلیغی امور میں بنیادی عقائد کے دائرہ کو چھوڑ کر محض فروعات و جزئیات میں الجھ جانا اور ان کی بنیاد پر دوسرے مسلک کو تنقید و تفسیق کا نشانہ بنانا کسی طرح دانشمندی اور قرین انصاف نہیں۔“

(کتاب فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے، صفحہ

نمبر ۶۵)

(۲) ”خالق کون و مکان نے جب سرور کائنات (ﷺ) کو بھی یہ اختیار نہیں دیا کہ وہ دین کے معاملے میں کسی پر اپنی مرضی مسلط کریں۔“ الخ

(کتاب مذکورہ صفحہ نمبر ۸۶)

(۳) ”میں شیعہ اور وہابی علماء کے پیچھے نماز پڑھنا صرف پسند ہی نہیں کرتا بلکہ جب موقع ملے ان کے پیچھے پڑھتا

ہوں۔“ (رسالہ دید شنید لاہور ۴ تا ۱۹ اپریل ۱۹۸۶ء بحوالہ رضائے مصطفیٰ گوجر

نوالہ ماہ ذیقعدہ ۷: ۱۴۷ھ)

(۳) میں فرقہ واریت پر لخت بھیجتا ہوں میں کسی فرقہ کا نمائندہ نہیں بلکہ حضور کی امت کا نمائندہ ہوں۔“

(رسالہ دید شنید لاہور ۴ تا ۱۹ اپریل ۱۹۸۶ء بحوالہ رضائے

مصطفیٰ گوجر نوالہ)

(۵) ”نماز میں ہاتھ چھوڑنا یا باندھنا اسلام کے واجبات میں سے نہیں اہم چیز قیام ہے میں قیام میں اقتدار کر رہا

ہوں (امام چاہے کوئی بھی ہو) امام جب قیام کرے سجود کرے قعود کرے اسلام کرے تو مقتدی بھی وہی کچھ

کرے یہاں یہ ضروری نہیں کہ امام نے ہاتھ چھوڑ رکھے ہیں اور مقتدی ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتا ہے یا ہاتھ چھوڑ کر

۔“ (نوائے وقت میگزین ۱۹ ستمبر ۱۹۸۶ء ملخصاً بحوالہ رضائے المصطفیٰ

گوجر نوالہ)

کیا یہ عبارتیں مسلک حق اہلسنت و جماعت کے خلاف ہیں؟ اور پروفیسر محمد طاہر القادری صاحب کے متعلق

کیا حکم ہے۔ بنو اتوجروا

شفیع محمد قادری

قادریہ منزل ۳/۱۳ انا ظمیر باؤکراچی نمبر ۱۸

الجواب۔ **عنہ اللہ العالیہ والصواب:** پروفیسر محمد طاہر القادری کی بعض عبارات جو اس کی اپنی

کتابوں اور رسالوں میں ہیں۔ مثلاً ”فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے“ اور اس کے رسالہ ”دی شنید“ لاہور میں

چھپے ہوئے پروفیسر صاحب کے انٹرویو جن کا استفتاء میں بحوالہ ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجر نوالہ ذکر ہے، اور یہ

تمام اصلی عبارات بھی ہمارے پاس موجود ہیں وہ عبارات مسلک حق اہلسنت و جماعت کے بالکل خلاف

ہیں۔ اسی طرح عورت کی دیت کے سلسلے میں میں بھی طاہر القادری نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے اجماع کو

ٹھکرا کر منہ لٹھیں اجماع صحابہ ابن علیہ اور ابو بکر اصم حضرت لیوں بے دینوں کی پیروی اختیار کر لی جو سر اسر گمراہی ہے

چنانچہ علامہ کاظمی صاحب علیہ الرحمہ نے طاہر القادری کے رد میں لکھی گئی کتاب ”اسلام میں عورت کی دیت“ کے

اندروا ضح فرمایا نیز اس دیت کے مسئلہ کے بارے میں ایک مذاکرہ کے دوران جب راقم نے پروفیسر صاحب کو ائمہ اہلسنت و فقہاء دین و ملت اور بالخصوص ائمہ اربعہ کے حوالہ جات پیش کئے کہ عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔ تو پروفیسر صاحب نے یہ کہہ کر یہ فقہاء و ائمہ اہلسنت میرے فریق ہیں۔ ان کا کوئی حوالہ میں بطور سند تسلیم نہیں کرتا۔ اس طرح پروفیسر طاہر القادری ائمہ اہلسنت کی پیروی سے انحراف کر کے بہ مطابق ارشاد رسول (ﷺ) کہ جماعت اور سودا عظیم کے ساتھ رہو، جو جماعت سے الگ ہو اوہ دوزخ میں تنہا گیا ”دوزخ پر چل

پرے (معاذ اللہ عزوجل)

یہ مذاکرہ والی کیسٹ جس میں انہوں نے ائمہ اہلسنت و فقہاء دین و ملت کو فریق کہا اور ان حوالوں کو سند تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔

ہمارے ہاں جامعہ نعیمیہ، جامعہ نظامیہ لاہور اور دیگر کئی ایک حضرات کے ہاں موجود ہے۔ بلاشبہ پروفیسر صاحب کے خیالات مسلک اہلسنت و جماعت کے قطعاً و یقیناً خلاف ہیں۔ یہ اہلسنت اور دوسرے فرقوں کے درمیان موجود اختلافات کو فروغی قرار دیتے ہیں جبکہ اہلسنت و جماعت کا دوسرے فرقوں کے ساتھ اختلاف بہت سے مسائل میں بنیادی و اصولی ہیں۔ چنانچہ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ نے الفضل الموبہی اور حسام الحرمین وغیرہما میں واضح فرمادیا۔ جن میں سے ایک تعظیم رسول (ﷺ) کا مسئلہ ہے اور گستاخی رسول (ﷺ) بلاشبہ کفر ہے، اس کا مرتکب اسلام سے خارج ہے۔ **کما هو مصرح فی حسام الحرمین الشریفین**

و کما هو مذکور فی الشفاء وغیرہ من کتب اہل السنۃ ”من شک فی کفرہ وعذابه فقد کفر“

اس کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہو جاتا ہے۔

لیکن طاہر القادری صاحب اسے بھی فروغی مسئلہ قرار دیتے ہیں، **لا حول ولا قوۃ باللہ العلی**

العظیم۔ الغرض طاہر القادری اپنی ان عبارات و بیانات کی بناء پر جو مختلف کتب و رسائل اور کیسٹوں میں بھرے ہوئے، قطعاً و یقیناً اہلسنت و جماعت سے خارج اور بے دین و ملحد ہے۔ اس کی ان عبارات و بیانات سے باخبر ہو کر، اسے صحیح العقیدہ سنی سمجھنے والا بھی مسلک اہلسنت سے خارج ہے۔ جب تک یہ شخص اپنی عبارتوں اور بیانات

سے غلاشیہ تو بند نہ کرے اس وقت تک اس سے قطع تعلق کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے نیز اس کا حضرت سید طاہر علاؤ الدین گیلانی مدظلہ العالی کا مرید ہونا اور قادری کہلانا محض فریب ہے اور عوام اہلسنت کو دھوکا اور پیر صاحب کے نام سے ناجائز فائدہ اٹھانا ہے اور اس کے عشق و رسول (ﷺ) کے دعوے اور شب بیداریاں اور چیخ و کار پر مشتمل دعائیں، خالص ریاکارانہ اور مکرو فریب کے سوا کچھ نہیں۔

راقم نے جو کچھ عرض کیا ہے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اور ناواقف حضرات کو راہ حق دکھانے کے لئے کیا ہے اور خود طاہر القاری پر اللہ تعالیٰ کی حجت قائم کرنے کے لئے کیا ہے۔

مکرمی۔ آپ اور سب مسلمان اس حقیقت سے باخبر رہیں کہ یہ دنیا کی زندگی چند روزہ ہے اس میں نماز و روزہ ایسی عبادات تو انسان کی اپنی ذات کے لئے ہیں لیکن **"الحب لله والبغض لله"** کہ اللہ کے لئے محبت ہو اور اللہ کے لئے بغض ہو، ایسا عمل ہے جو خدا تعالیٰ کے لئے ہے۔ اور ایسے گمراہ کے خلاف آواز اٹھانا جسے بڑے بڑے

دو تہمندیوں، سرمایہ داروں اور اہل اقتدار و حکومت کی مکمل حمایت حاصل ہو اور حکومت کے خزانے اس کے لئے کھلے ہوں اور سرمایہ داروں کی تجوریاں اس پر دولت کی بارش برسا رہی ہوں نہایت ہی صبر آزما اور اعلیٰ ترین جہاد بھی ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے۔ فقط

”افضل جہاد کلمۃ حق عبد سلطان جابر“

دعا گو مفتی غلام سرور قادری

گلبرگ لاہور۔

الجواب صحیح الفقیر محمد معین الدین القادری الشافعی غفرلہ

مہتمم جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد

محمد مختار احمد غفرلہ مفتی دارالعلوم جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد

استفتاء میں مذکور عبارت انتہائی عیاری پر مبنی ہیں اور قائل گمراہ طرز کی فکر کا مالک ہے اور جواب صحیح و درست لکھا

گیا، فقیر اقبال مصطفوی، مدرس جامعہ قادریہ فیصل آباد

الجواب صحیح والمجیب نجیع

مذکورہ بالا عبارات عقائد اہل سنت کے اور مسلک اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے خلاف ہیں جو قائل کے لئے گمراہ ہونے کا ثبوت مہیا کر رہی ہیں۔

محمد اسلم رضوی جامعہ رضویہ مظہر السلام

شیخ الحدیث فیصل آباد

المجیب مصیب والجواب مصاب، فقیر ابوالعلا محمد عبداللہ قادری اشرفی رضوی خادم اہلسنت دارالافتاء وناظم دارالعلوم حنفیہ قصور

پروفیسر صاحب اپنی تدقیق و جدت پسندی کے خبط و جنون میں صلح کلیت کے لئے کام کر رہے ہیں جو ہزار ہا ضلالتوں گمراہوں کا مجموعہ ہے ان کے متذکرہ خیالات مذہب حق مذہب مہذب اہلسنت و جماعت اور مسلک سیدنا محمد اعظم سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کی تحقیقات کے سراسر خلاف ہیں فقیر قادری گدائے رضوی الفقیر محمد حسن علی الرضوی غفرلہ خادم اہلسنت سب بارگاہ و محدث اعظم پاکستان۔

پروفیسر صاحب اگر ”حسام الحرمین“ کی تصدیق کریں تو خود ان کا یہ سارا کلام دریا برد اور انکار کریں تو دلائل عدم قبول دیں ورنہ صریح ہٹ درہمی اور ان کے لئے بھی وہی احکام جو دیوبند و غیر ہم مرتدین کے لئے علماء حرمین شریفین نے ارشاد فرمائے ہیں واللہ تعالیٰ اعلم (مفتی) محمد اختر رضا خان ازہری قادری بریلی شریف۔

(مولانا) حبیب رضا خان غفرلہ مرکزی دارالافتاء سووا گران بریلی شریف۔

پروفیسر صاحب کے اقوال مذکورہ فی السوال بعض حرام و گناہ اور بعض بدعت و ضلالت اور بعض کلمات کفر و العیاذ باللہ تعالیٰ اور قائل مذکور بحکم شرع فاسق و فاجر، بدعتی، خاسر، مرتکب کبائر، گمراہ قادر اس قدر پر تو اعلیٰ درجہ کا یقین اس کے علاوہ اس پر حکم کفر و ارتداد سے بھی کوئی مانع نظر نہیں آتا۔ راستہ مسدود ہے ایک ہی راہ ہے جس کو اختیار کر کے وہ مسلمان رہ سکتے ہیں، صدق دل سے توبہ کریں اور بالا اعلان توبہ کریں اور اس کو شائع کریں اور تجدید نکاح و تجدید بیعت کریں اور آئندہ سوچ سمجھ کر لکھا کریں وما علینا الا البلاغ واللہ تعالیٰ اعلم

باصواب۔ حررہ فقیر محبوب رضا قادری رضوی مصطفویٰ پریلوئی سابق مفتی دارالعلوم امجدیہ کراچی۔

پاکستان مرقوم ۱۵ ربیع الاول ۱۴۰۸ھ مطابق ۸ نومبر ۱۹۸۷ء یوم الاحد۔

الجواب و منه الهدایة الرشاد

فرقہ طاہریہ کے بانی پروفیسر طاہر القادری کی جن عبارات کی بناء پر اس کے گمراہ ضال و مضل ہونے کا جو فتویٰ محترم علامہ مولانا غلام سرور صاحب نے دیا ہے فقیر اس کی تائید کرتا ہے اور تصدیق کرتا ہے کہ پروفیسر طاہر القادری مذہب حق مذہب اہل سنت سے خارج ہے اور گمراہ بد مذہب ہے اس نے راہِ مسلمین سے ہٹ کر الگ اپنا نیا مذہب بنانے کی سعی کی ہے اور اس نے دیوبندیوں، وہابیوں، شیعہ، رافضیوں اور بے دینوں کے پیچھے نماز پڑھنے اور اس کو پسند کرنے کے عمل سے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنت مجدد دین و ملت علامہ شاہ احمد رضا خان صاحب رضی اللہ عنہ کے مسلک سے انحراف کیا ہے۔ مولیٰ عزوجل اپنے حبیب لیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقہ میں مسلمانوں کو اس نئے فتنے سے محفوظ فرمائے۔ آمین

فقیر ابوالخیر محمد حسین قادری رضوی مصطفویٰ غفرلہ

خادم جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر (نزیل کراچی)

۱۱ رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ

بخدمت حضرت مولانا تقدس خان صاحب دامت برکاتہم

السلام و علیکم! سوال ہے کہ پروفیسر طاہر القادری نے اجماع امت کا انکار کر کے عورت کی پوری دیہت کا جو دعویٰ کیا ہے۔ علامہ سعید صاحب کاظمی مرحوم نے اس کے رد میں پوری کتاب بعنوان ”اسلام میں عورت کی دیہت“ تحریر فرمائی ہے، جس میں فرمایا کہ ”اجماع کے انکار کرنے والے علماء کو ضال یعنی گمراہ قرار دیا ہے۔“

(صفحہ ۴۵)

نیز فرمایا کہ ”سودا اعظم کی اتباع سے باہر جانا۔ سودا اعظم خروج قرار پائے گا اور مذہب اربعہ کے اتفاق کا انکار بہت بڑی جسارت بلکہ صراطِ مستقیم سے انحراف ہوگا۔“ (صفحہ ۴۸)۔ ہذا آپ بھی اس مسئلہ میں شرعی حکم کی وضاحت فرما کر مشکور ہوں۔

الجواب: عبارت مندرجہ بالا حضرت علامہ کاظمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خود ”اسلام میں عورت کی دیت“ میں تحریر فرمائی اس سے میں بالکل متفق ہوں بیشک اجماع کا انکار کرنے والے کو علماء نے صال فرمایا ہے ایسے شخص پر جو اجماع کا انکار کرے تو بہ واجب ہے۔

فقیر نقذس علی قادری زین الجامعہ راشدیہ پیر گوٹھ خیر پور

النجیب واجب احترامہ مصیب فیما احباب انا الفقیر محمد رحیم ناظم جامعہ راشدیہ پیر گوٹھ۔

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم فقیر ابوالخیر محمد حسین قادری رضوی مصطفوی
غفرلہ خادم جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر

اصاب من احباب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب، حررہ الاحق محمد ابراہیم القادری رضوی غفرلہ
الجواب صحیح واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم
فقیر محمد عارف سعیدی نائب مہتمم جامعہ انوار مصطفیٰ سکھر

جواب درست ہے۔

(مفتی) محمد رفیق غفرلہ مہتمم مدرسہ انوار مصطفیٰ شمس آباد سکھر
الجواب صحیح واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم

قادری عزیز احمد ناظم اعلیٰ مدرسہ عربیہ انوار القرآن پرانا سکھر

قتل خطا میں عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے اس پر ساری امت کا اجماع ہے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے موقوف بھی رفع کے حکم میں ہوتی ہے۔ سنت و اجماع اور ائمہ اکرام رضی اللہ عنہم کے خلاف محض قیاس سے علیحدہ موقف اختیار خرق اجماع ہے۔ اور اسلام میں ایک نئے فرقے کی بنیاد کے مترادف ہے اور انتشار کی آب پاشی کرنا ہے اللہ تعالیٰ صراط مستقیم کی ہدایت دے۔ من شد شد فی النار۔ اگر اسی طرح سلف کی مخالفت ہوتی رہی تو بے شمار تازعات کھڑے ہو جائیں گے۔ **واللہ اعلم بالصواب**

(مولانا) غلام رسول شیخ الحدیث جامعہ رضویہ فیصل آباد

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم

مفتی ابوسعید محمد امین دارالعلوم امینہ رضویہ محمد پورہ فیصل آباد

ذالک کذا لک وانی مصدق لذلک

محمد والی النبی شیخ الحدیث جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد

سستی ہونے کے لئے ہر اجماعی مسئلہ کا ماننا ضروری ہے۔ اجماع واجب العمل ہے قابل بحث نہیں۔ **الفقیر محمد**

احسان الحق جامعہ رضویہ فیصل آباد

اصاب من احباب اجماع امت کا انکار اور متفق علیہ مسائل میں اختلاف کرنا بلاشبہ گمراہی اور سستی شہرت حاصل کرنا ہے اللہ تعالیٰ علماء کو اس شرعے محفوظ رکھے۔

فقیر محبوب رضا غفرلہ سابق مفتی دارالعلوم امجدیہ کراچی

تصدیق علماء دارالعلوم امجدیہ کراچی

(مولانا مفتی) وقار الدین مفتی دارالعلوم کراچی

محترم احمد قادری، عطاء المصطفیٰ قادری، سلیم احمد اشرفی، عبداللہ محمد اسماعیل رضوی۔

تقدس رضویہ حضرت مولانا تقدس علی خان صاحب علیہ الرحمۃ کا جواب الجواب جس نے پروفیسر صاحب کو لا جواب کر دیا۔

جناب پروفیسر طاہر القادری صاحب

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ! آپ کا تفصیلی خط مجھے ایسے وقت ملا جب میں حرمین طہیین اور بغداد شریف کے لئے بابرکاب تھا وہاں سے تقریباً ایک ماہ بعد واپس آیا تو آپ کے جواب کی روشنی میں دوبارہ خط لکھنا مناسب سمجھا کیونکہ اس کے جواب سے متعلقین کے خدشات اور پختہ ہو رہے ہیں۔ جہاں تک تنقید کی بات ہے اگر اس میں حقیقت ہو تو اسے مان لینا چاہئے، یہ وسیع النظر فی اور پختہ عملی کی علامت ہے، صرف اپنی ہی بات پراڑ جانے سے فرقوں نے جنم لیا ہے۔

آپ کی ذہانت اور مقبولیت کی بڑی خوشی ہوتی اگر اکابرین امت سے آپ کے خیالات نہ ٹکراتے اس خط میں ایک مقام پر گستاخ رسول کے متعلق کفر وارتداد کے فتوے دے رہے ہیں اور دوسری جگہ ان کو علی التحقیق

مسلمان بھی تصور کر رہے ہیں!

آپ ذرا وضاحت کریں کہ آپ کے نزدیک آپ کے نزدیک کون لوگ گستاخ ہیں اور ان مکاتب فکر کی نشان دہی بھی کریں جو آپ کے نزدیک علی التحقیق مسلمان ہیں اور کیا مندرجہ ذیل عبارتیں گستاخی نہیں۔

مولوی اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان میں لکھا کہ: ”جیسا ہر قوم کا چوہدری اور گاؤں کا

زمیندار، سوان، معنوں کے ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے یعنی انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ

بڑا بھائی“ ”نیز لکھا کہ: ”ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے چہرے سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔“ مولوی قاسم

نانوتوی تحذیر الناس میں لکھتے ہیں۔ ”اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی میں بھی کوئی نبی پیدا ہوتا تو پھر بھی خاتمیت محمدی

میں کچھ فرق نہ آئے گا اگرچہ کہ آپ کے معاصر کسی اور زمین یا فرض کیجئے اس زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے

”مولوی خلیل احمد امپٹھوی نے براہین قاطعہ میں لکھا ہے کہ ”الحاصل غور کرنا چاہئے کہ شیطان و ملک الموت کا

حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو

کون سا ایمان کا حصہ ہے“ مولوی اشرف علی تھانوی نے حفظ الایمان میں لکھا ”اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس

میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمر و یلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی

حاصل ہے۔“

مولوی اسماعیل دہلوی کی اپنی کتاب صراطِ مستقیم میں لکھتا ہے کہ ”نماز میں پیر اور اس کے مانند بزرگوں کی

طرف خیال لے جانا اگرچہ جناب رسالت ہوں کتنے ہی درجوں اپنے نیل اور گدھے کے تصور میں ڈوب

جانے سے بدتر ہے“ (ترجمہ فارسی)

اسی طرح قرآن پاک کو نامکمل کہنا جبرائیل امین کو غلطی کا مرتکب بتانا۔ خلیفہ اول کی خلافت کو غلط تصور کرنا۔ صحابہ

کرام خصوصاً شیخین پر سب و شتم کرنا گستاخی ہے کہ نہیں؟

آپ جس اختلاف کو فروغی اور معمولی نہیں ہو سکتی، آپ غلط فہمی پیدا کرنے والی عبارت کو اس کتب سے نکلوانے کا

اور ہم بھی یہی چاہتے ہیں مگر دید و شنید کے غیر ذمہ دار صحافیوں پر آپ نے قدم اٹھایا اور ان کے متعلق کون سی

قانونی چارہ جوئی کی صرف مرکز پر رسالہ فروخت نہ کرنے سے کیا فرق پڑتا ہے۔ اخبارات اور رسائل میں آپ

کے انٹرویوز اور تقاریر غلط رنگ سے چھپ جائیں تو فوری طور اس کے متعلق تردیدی بیان دیا کریں اسی طرح ناکر وہ گناہ اور عوام و خواص کی غلط فہمی خود بخود ختم ہو جائے گی۔

آپ نے لکھا ہے کہ آپ کا کسی فرقہ سے تعلق نہیں یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ بُرے فرقہ سے تو اللہ جل شانہ آپ کو بچائے کیا آپ کو اچھے فرقے سے بھی آپ کو نفرت ہے؟ واضح ہو کہ امت میں فرقہ بندی موجود ہے

۔ ارشاد گرامی ہے کہ **”وتفترق امتی علی ثلاث وسبعین سلتہ کلہم فی النار الملتہ واحدة“**

کسی موجود فرقہ کا انکار کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ دن کے وقت سورج کا انکار کرنا اور جس فرقہ بندی سے امت کی تباہی اور بعض فرقوں کی تکفیر تک نوبت آئی یہ ساری دنیا میں اور ہمارے پاکستان اور ہندوستان متعارفہ فرقہ بندی ہے لیکن بعض باتیں ایسی بھی ہوئی ہیں جن میں اختلاف کا ہونا نہ افتراق امت کا سبب بنانا اسکی وجہ سے فساد ہوا اور نہ ہی مسلمان اس کو فرقہ بندی شمار کرتے ہیں اور یہ اختلاف، اختلاف امتی رحمۃ کا مظہر ہے۔ آپ نے بھی اپنی کتاب میں ایسی گروہ بندی کو مستحسن قرار دیا ہے اور یہ وجہ لکھی ہے۔ ایسے اختلافات کی وجہ سے زیادہ تحقیق کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، سمجھئے کہ اس کی مثال شریعت میں حنفیت، شافعیہ، مالکیہ اور حنبلیہ ہے اور طریقت میں قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ اور سہروردیہ ہے یہ فروعی اختلافات کہلاتے ہیں، ان کی وجہ سے نہ کہیں فساد ہوتا ہے نہ کوئی ذہن میں فرقہ بندی کا تصور ہے۔ اصل فرقہ بندی عقائد میں اختلاف ہے اور اللہ تعالیٰ اور انبیاء کرام اور خصوصاً حضور پر نور (ﷺ) اور صحابہ کرام خصوصاً خلفاء راشدین اور ائمہ مجتہدین کی توہین و تنقیص کی وجہ سے پیدا ہوئی اور اسی نے مسلمانوں کی جمیعت کو منتشر کر دیا۔ ان میں سے ایک فرقہ شیعہ ہے جو کلام اللہ کو محفوظ و مکمل نہیں مانتا، جبرائیل امین کو غلطی کا مرتکب قرار دیتے ہیں کہ اس نے وحی پہنچانے میں غلطی کی تھی۔ خلفاء ثلاثہ خاص طور پر شیخین کو سب و شتم کرنا اور ان پر تمرا کرنا اپنا شعار بنایا ہوا ہے۔ مزید انکے عقائد کی تفصیل ان کی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہے۔

سب سے زیادہ تفریق بین المؤمنین اور مسلمانوں کی جمیعت کو تباہ کرنے والا دوسرا فرقہ وہابیہ ہے جو کہ بعد دیوبندیہ کے نام سے مشہور ہوا۔ جس کی اطلاع پہلے دی گئی اور اس کے پیدا ہونے کی جگہ بھی بیان فرمادی تھی؛ **”ہناک الذلازل والفتن وبہا یطلع قرن الشیطن“** چنانچہ اس فرمان کے مطابق ابن عبد الوہاب نجد میں

پیدا ہوا اس نے ایک نیا مذہب ایجاد کیا جس کی بنیاد تو تین نبی (ﷺ) اور مسلمانوں کو کافر و مشرک کہنے پر رکھی، اس نے جو کتاب بنام التوحید لکھی تھی اس میں کفر و شرک کی اتنی بھرمار ہے کہ آج دنیا میں شاید کوئی مسلمان اس حکم شرک و کفر سے بچا ہو، ان کے متعلق فتاویٰ رشیدیہ میں لکھا۔

”ابن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ان کے عقائد عمدہ تھے، ہندوستان میں وہابیت کے معلم اول مولوی اسماعیل دہلوی کو حج کو گئے اور وہ کتاب التوحید دہلی لے آئے، اکثر بعینہ اسکا ترجمہ کر کے اور اپنی طرف سے فائدے بڑھا کر ایک کتاب لکھی جس کا نام تقویۃ الایمان رکھا۔“ اسے دیوبندی اپنے عقائد کی اساس قرار دیتے ہیں۔ فتاویٰ رشیدیہ میں ہے کہ ”تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے، مولوی مودودی نے اپنی کتاب ”تجدید و احیاء دین“ میں مولوی اسماعیل کو مجدد و ثابت کرنے کی کوشش کی ہے تقویت الایمان اور اس کے مصنف کی تعریف و توصیف کرنے والے سب اسی فرقے کے نمائندے ہیں، غیر مقلدین، دیوبندی، اور مودودی اسی وہابیت کی مختلف شاخیں ہیں انہوں نے وہابیت کے بدنام ہونے کی وجہ سے اپنے نام بدل لئے ہیں مگر عقیدے وہی اختیار کئے ہوئے ہیں۔

اسے کہتے ہیں فرقہ بندی اور یہی فرقہ بندی ہے جس نے امت مسلمہ کو گروہوں میں تقسیم کر دیا ان کا اتحاد پارہ پارہ کر دیا، اسی فرقہ بندی کو ہر مسلمان فرقہ بندی سمجھتا ہے اور قاب مذمت قرار دیتا ہے، آپ اپنی کتاب ”فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے“ میں فرقہ بندی کا تذکرہ یوں کرتے ہیں (صفحہ ۴۵) فرقہ پرستی کی تنگ نگاہوں میں بھٹکنے والے ناعاقبت اندیش مسلمان کے لئے زوال بغداد کی تاریخ عبرتناک منظر پیش کر رہی ہے۔ ”وزیر اعظم کی سیاست شیعہ مسلک شیعہ کے گرد گھومتی تھی جب کہ خلیفہ کا بیٹا ابو بکر سنی عقائد کا نقیب تھا۔ دونوں فرقے باہم دست گریبان تھے۔ (صفحہ ۴۶) پھر جو تباہی ہوگی اس میں نہ کوئی بریلوی بچ سکے گا نہ دیوبندی نہ کوئی اہل حدیث اور نہ کوئی شیعہ (صفحہ ۷۱) اور سوچیں کہ ہم میں سے کتنے ہیں جو بغیر سوچے سمجھے ایک دوسرے کو کافر، مشرک، بدعتی، گستاخ رسول لعنتی اور جہنمی کہہ رہے ہیں (صفحہ ۱۱۱) اسے بریلویت، دیوبندیت، اہل حدیث، شیعیت ایسے تمام عنوانات سے وحشت ہونے لگتی ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ بھی اسی کو ہی فرقہ بندی قرار دیتے ہیں اور حقیقت و شافعییت اور قادریت و چشتیت

وغیرہ کو آپ نے بھی فرقہ بندیت میں شمار نہیں کیا ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ انہی قابلِ مذمت فرقوں میں آپ نے بریلویت کا ذکر بھی کیا ہے آپ بریلویوں کے متعلق ایسی باتوں کی نشان دہی کر سکتے ہیں جن کی بناء پر آپ نے ان کو بھی گستاخ رسول اور بدعتیہ فرقوں میں شمار کیا ہے۔

یہ افسوس ناک بات ہے، ”واضح ہو کہ بریلویت کسی مذہب کا نام نہیں ہے جو اس سے کسی کو وحشت ہونے لگے یہ ایک مرکز روحانی و علمی کی نسبت ہے جس نے وہابیت کے فتنہ کا پردہ چاک کیا اور مقام نبی و ولی کے منکرین کا دفاع کیا۔ مقرر اور منکر کے درمیان امتیاز کی خاطر متعلقین نے اپنا تعارف مرکز علمی کی نسبت سے کروانا شروع کیا اور بریلوی کہلائے، ورنہ ان کے عقائد وہی ہیں جو سلف صالحین کے تھے اور یہ قرآن و سنت کے عین مطابق ہیں آپ کے بقول ”مسک اہلسنت ہرگز فرقہ نہیں ہے اور امت مسلمہ کا سودا اعظم ہے“ ایسے بریلوی مسلک بھی امت ناجیہ کا سودا اعظم ہے اور اسے وقتی تعارف کی ضرورت کے پیش نظر بریلوی کہا جاتا ہے۔ فقط

فقیر تقدس علی قادری رضوی بریلوی الشیخ الجامع جامعہ راشدیہ پیر گوٹھ

ضلع خیر پور سندھ

اپنے منہ میاں مٹھو بننا

خود ستائی و خود نمائی و خود بینی و خود فریبی کی حد ہے کہ خود سرائی کی بے سری تان اڑاتے ہوئے نہایت بے باکی اور بے حیائی کے ساتھ خود ساختہ من گھڑت حکایات کی نسبت رسول اکرم (ﷺ) کی ذات ستودہ صفات کی طرف کردی اور یہ دروغ بے فروغ لکھ مارا کہ فخر موجودات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے (والد صاحب) کو طاہر کے تولد ہونے کی بشارت دی اور نام بھی خود تجویز فرمایا سرکار دو جہاں (ﷺ) نے خود ان کے والد گرامی کو خواب میں حکم دیا کہ طاہر کو ہمارے پاس لاؤ۔ پھر طاہر کو دودھ کا بھرا ہوا ایک مٹکا عطا کیا اور اسے ہر ایک میں تقسیم کرنے کا حکم فرمایا میں (طاہر) وہ دودھ لے کر تقسیم کرنے لگا۔ اتنے رسول اللہ (ﷺ) نے میری پیشانی پر بوسہ دے کر مجھ پر اپنا کرم فرمایا۔

(کتاب نابغہ عصر، قومی ڈائجسٹ لاہور ۱۹۸۶ء)

منہاج القرآن کے حوالے سے احیاء اسلام کے لئے حضور (ﷺ) نے مجھے حکم دیا فرمایا میں یہ کام تمہارے سپرد کرتا ہوں تم شروع کرو منہاج القرآن کا ادارہ بناؤ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ لاہور میں تمہارے

منہاج القرآن میں خود آؤں گا۔

(ماہنامہ قومی ڈائجسٹ نومبر ۱۹۸۶ء صفحہ ۲۰، ۲۱، ۲۲)

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ جو شخص حضور (ﷺ) پر جھوٹ کا اختراع کرے وہ جہنمی ہے خود ارشاد رسالت مآب (ﷺ) کہ ”من افترأ علی کذابا فلیتبعوا مقعده من النار“ یعنی جو مجھ پر جھوٹ کا اختراع کرے اس کو اپنا ٹھکانہ جہنم میں تلاش کرنا چاہئے مگر پروفیسر کو خدا کا خوف بھی نہیں رہا کہ اس قسم کی جھوٹی خوابیں بیان کر کے مسلمانوں کو اپنی طرف متوجہ کر رہا ہے۔ پروفیسر صاحب اپنے اکابرین دیوبند کی سنت پر عمل کر رہے ہیں۔

”لعنتہ اللہ علی الکاذبین“ کس قدر سچ یہ بات ہے کہ ”الدنیا زور ولا یحصلہا الا یزور“

پروفیسر صاحب کے والد صاحب کیا تھے ان کے متعلق پروفیسر صاحب کے استاد مفتی عبدالرشید صاحب جامعہ قطیف جھنگ جامعہ رضویہ مظہر السلام فیصل آباد کے استاذ مولانا حافظ احسان احسان الحق۔ مولانا مفتی مختار احمد صاحب۔ مولانا محمد حیات صاحب اور شیخ الحدیث علیہ الرحمۃ کے خادم خاص حاجی صوفی اللہ رکھا صاحب ابھی بقید حیات ہیں ان سے پوچھ لیجئے کہ ڈاکٹر فرید الدین محلہ ترکھان جھنگ کے باشندے سیدھے سادھے کلین شیو ڈنگروں کے ڈاکٹر تھے آخر میں شخصی ڈاڑھی رکھ لی تھی ”لالیا“ کے ڈنگرا ہسپتال میں تعینات تھے۔ جن کو پروفیسر صاحب کے حواریوں نے ”عدیم المثال خطیب، بلند پایہ عالم جلیل القدر طبیب“ بنا دیا۔ برعکس نہند نام زدگی کافور، خدا ر غور کا مقام ہے جو شخص جھوٹی من گھڑت خوابیں بیان کر کے ان کی نسبت حضور (ﷺ) کی طرف کرنے سے نہیں شرما تا وہ دین میں کیا کچھ فتنے نہ جگائے گا۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس کے شر سے مصون مامون رکھے اور اس کے وجل و فریب کی زرین چکا چوند سے دھوکہ نہ کھائیں۔ آمین

خود احتسابی

حدیث نمبر ۱۶ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ (ﷺ) من سئل من علم علمہ ثم کتمہ الجہنم یوم القیمۃ بلجام من النار (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی ورواہ ابن ماجہ عن انس۔)

حدیث نمبر ۲ ﴿ جو امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب ”رور و انقض“ کی تصنیف کا سبب بیان فرماتے ہوئے ترجمۂ نقل فرمائی ہے۔

جس میں آپ نے فرمایا۔ جب فتنوں اور بدعتوں کا دنیا میں ظہور ہوا اور میرے صحابہ پر سب و شتم ہونے لگے تو عالم کو چاہئے کہ وہ اس مکدر فضاء کے دفعیہ کے لئے اپنے علم کا ہتھیار کام لائے اور جس نے ایسا نہیں کیا اس پر اللہ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی اور اس کی توبہ کا فدیہ اور اس کے فرائض و نوافل درجہ قبولیت کو نہیں پہنچیں گے۔

مذکورہ بالا احادیث میں تمام علماء اہلسنت کو عموماً اور ان علماء کو خصوصاً جو پروفیسر طاہر القادری کی مجالس میں شرکت فرمانا پوز دے کر فوٹو کھچوانا اور اس کی رونق بڑھانا اپنے لئے باعث افتخار سمجھتے ہیں۔ اور اہلسنت و جماعت کے مسلک حقہ کے خلاف اس منظم سازش میں شریک ہو کر ”معاون علی الائم والعدون“ کا پارٹ پلے کر رہے ہیں۔ سو چنا چاہئے کہ اس فتنہ کے اسناد کے لئے ان پر کچھ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ نہیں اور اگر ہوتی ہے تو آج تک انہوں نے اس سلسلہ میں کیا قدم اٹھایا ہے اور اگر نہیں تو کیوں؟

صرف مد سے کھول کر قوم سے چندہ وصول کرنا اور کچھ اسباق پڑھا دینا اور من مانی تنخواہ وصول کر لینا روز قیامت دیگر ذمہ داریوں کے عہدہ سے برآ نہ کر سکے گا۔ ذرا سوچیں کہ اس فتنہ کے اسناد کے لئے کوئی قدم نہ اٹھانا اور تحریر و تقریر اس کا رد نہ کرنے کی بجائے منہ میں مصلحت بینی کی گھونکلیاں ڈالے رکھنا ان کے منصب کے شایان شان نہیں ہے۔ گریہ کشتن روز اول کے مصداق اس فتنہ کا قلع و قمع کرنے کے بے متحدہ ہو کر علمی و عملی اقدام کرنا اور بلا خوف و مہملہ لائم کرنا نہایت ضروری ہے۔

علماء کرام و پیران عظام اہلسنت و جماعت پر بہ نسبت عوام کے یہ ذمہ داری زیادہ عائد ہوتی ہے کہ وہ بذریعہ تحریر و تقریر اپنے اپنے حلقہ بنائے اثر میں اس نئے فتنہ کے اسناد و امات فساد میں موثر قدم اٹھائیں اور عوام اہلسنت و جماعت کو اس کی شوگر کوئڈ مسموم گولیوں کے اثر بد سے بچائیں۔

سرچشمہ باید ہبستن بسیل

مانیں نہ مانیں آپ کی مرضی مگر حضور ﷺ ہم نیک و بد جناب کو سمجھائیں گے ضرور

”واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا“

ترجمہ: اور سب مل کر اللہ کی رسی مضبوط پکڑو۔ اور آپس میں مت پھوٹو۔

”ولا تكونوا کالذین تفرقوا و اختلفوا من بعد ما جاءہم البینۃ و اولئک لہم عذاب عظیم“

ترجمہ: اور ان لوگوں کی طرح مت ہو جو پھوٹ گئے اور اختلاف کرنے لگے اللہ کی نشانیوں کے ان کے پاس پہنچ جانے کے بعد اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔ اس دور الحاد میں ہر روز نئے نئے فتنے جہنم میں ڈالے جا رہے ہیں، اور دین میں رخنہ اندازی کی منظم سازشیں کی جا رہی ہیں، اور شیرازہ ملت کو منتشر و متفرق کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جا رہا ہے اجماع امت کو بازیچہ اطفال بنانے کی کوششیں جا رہی ہیں ہر بولہواس مجتہد العصر بننے کا متمنی ہے منگھڑت اصطلاحات کے ذریعہ متفق علیہ اور مفتی بہ مسائل میں بحث و تحیص کی جا رہی ہے دیت اور شہادت میں مرد و عورت کو مساوات کا سبق پڑھایا جا رہا ہے۔ مسائل اجماع سکوتی کو چودہ سو برس کے بعد متکلم فیہا بنایا جا رہا ہے۔ بے دینوں، بد مذہبوں سے قلاما کر کرنے کی ترغیب دی جا رہی ہے۔

گستاخان بارگاہ نبوت و شامانان جناب صحابیت کو امام بنایا جا رہا ہے۔ سنیت و قادریت کا لبادہ اوڑھ کر بھولے بھالے ناواقف اہلسنت و جماعت کو بزدل و ترخیر و تقریر مسلک حقہ اہلسنت و جماعت سے انگو کرنے کی دن رات مسلسل کوشش کی جا رہی ہے۔

مسلمانوں! خدارا جاگو۔ ابلیسی تلہیس کے جال سے دور بھاگو اور غوث اعظم مجدد الف ثانی اور مجدد مائتہ حاضرہ امام احمد رضا رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مسلک پر سختی اور مضبوطی کے ساتھ ڈٹے رہو کہ یہی سراط مستقیم ہے سنت رسول اللہ (ﷺ) پر مضبوطی سے عمل پیرا ہو یہی اعتصام باللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”وَمَنْ يَعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هَدٰى اِلٰی سِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ“ ترجمہ جس نے اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑا تحقیق وہ ہدایت پا گیا۔

اللہ تعالیٰ نے اس مختصر آیت میں تمام نصیحت جمع فرمادی پس جو شخص وہ کرے جو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) نے فرمایا اور کسی کی طرف نہ جھکے وہ یقیناً راہ راست پر واصل و کامل ہوگا چاہے اس کی عقل کچھ ہی کیوں نہ کہے اس کو روانہ نہیں کہ اللہ اور اس کے رسول کے حکم سے سرتابی کرے اس لئے کہ عقل اس کی جزوی ہے اور وہم شیطانی

میں پھنسی ہوئی ہے اس کا کیا اعتبار۔ خوب جان لو کہ رسول اللہ (ﷺ) کا فرمان بھی خدائی کا فرمان ہے
 بحکم ”وما ينطق عن الهوى ان هو الا وحى يوحى“ رسول اللہ (ﷺ) کی موافقت پر مجتمع ہو جاؤ یعنی ہر
 حال میں ان کے قول و فعل کی موافقت کرو کہ یہی حال حبل اوثق ہے اور ظاہر و باطن علانیہ و پوشیدہ کسی طرح بھی
 اس سے افتراق نہ کرو حضور (ﷺ) نے بندہ ہیوں اور رافضیوں سے قطع تعلق کا حکم فرمایا ہے ہر حال میں ظاہری
 بھی اور پوشیدہ بھی بندہ ہیوں کے ساتھ کھانا پینا ان کی مجالس میں شریک ہونا ان کی عیادت کرنا ان کا جنازہ پڑھنا
 ان سے سلام کرنا سب منع فرمادیا۔ ”ایاکم وایاہم“ اسی کی تاکید حضور غوث اعظم نے فرمائی اسی کی تلقین حضرت
 شیخ احمد سرہندی نے فرمائی اسی کی تعلیم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے فرمائی (رضوان اللہ علیہم اجمعین) ان اکابرین
 اولیائے کرام و فقہائے عظام کے فرمان واجب الادعان کے برخلاف پروفیسر طاہر صاحب یا ان جیسے دوسرے
 واعظات پاکستان کا یہ کہنا کہ دیوبندیوں، رافضیوں، مودودیوں غیر مقلدوں سے رشتہ محبت مودت استوار کرو کیا
 معنی رکھتا ہے ان کی کیا حیثیت ہے۔

برزخانت اتعاذ دوورو دولت مغفی فساو۔ الفدرائے فتنہ پر وواعظ شورش نباو
 خدا کی شان تو دیکھو کہ کلچر می گنجی ہمارے حضور سرور گلستان کرے نوا نخی

☆ حضور علیہ السلام نے فرمایا ”البعو السواد الاعظم“ سواد اعظم کی پیروی کرو۔ سواد اعظم سے مراد
 اہلسنت و جماعت ہیں۔

☆ حضور علیہ السلام نے فرمایا ”لا تجع امتی علی الضلالتہ“ میری امت گمراہی پر مجتمع نہیں ہوگی۔

☆ حضور علیہ السلام نے فرمایا ”علیکم بالجماعتہ“ جماعت لازم پکڑو۔

☆ حضور علیہ السلام نے فرمایا ”من شد شد فی النار“ جو جماعت سے الگ ہوا جہنم میں گیا۔

☆ حضور علیہ السلام نے فرمایا ”ایاکم وایاہم“ بندہ ہو سے بچو۔

☆ حضور علیہ السلام نے فرمایا ”ید اللہ علی الجماعتہ“ جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے۔

☆ حضور علیہ السلام نے فرمایا ”من رامنکم متکسر فلیغیرہ بیدہ فن لم یستطع فلیسانہ خان لم

یستطع فیقبلہ و هذا ضعف الایمان“ تم میں سے کوئی کسی منکر کو دیکھے اس کو چاہئے کہ اس کو طاقت سے

بدل دے پس اس کی طاقت نہ رکھے تو زبان سے بدل دے پس اگر اس کی طاقت نہ رکھے تو دل سے برا جانے یہ نہایت کمزور ایمان ہے۔

مسلمانو! مسلک حقہ اہلسنت وجماعت پر جس کی نشان دہی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ نے فرمائی ہے منظبوطی کے ساتھ قائم رہو اور تمام بے دینوں و بد مذہبوں سے دور و نفور رہو کہ یہی صراطِ مستقیم ہے یہی انبیاء و صدیقین و شہداء و صالحین کی راہ ہے۔
اللہ تعالیٰ اہلسنت وجماعت کو ان عقیدہ بد مذہب فرقوں کے شر سے محفوظ رکھے آمین۔

بجاء سیف المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

محبوب رضا خان بویلوی غفرلہ

فرمان رسول اللہ (ﷺ)

احمد بن عدی امیر المؤمنین عمر اور طبرانی کبیر میں اور بزاز حضرت عمر بن حصین رضی اللہ عنہم سے راوی رسول اللہ (ﷺ) فرماتے ہیں، ”سب سے زیادہ جن سے مجھ کو اپنی امت کا ڈر ہے وہ علیم اللسان و فصیح البیان منافق ہیں۔“

(جو لچھے دار خطیب و مقرر ہوں گے، عقیدہ خاص کی پابندی نہ کریں گے اور تقریر کے ذریعہ مسلمانوں کو گمراہ کریں گے)

(فتاویٰ الحرمین صفحہ ۸۵ از اعلیٰ حضرت)

بریلوی علیہ الرحمة)

مجھے اپنی پران منافقوں کا خطرہ ہے جن کا کلام حکیمانہ اور عمل ظالمانہ ہوگا۔

(مشکوۃ)

خبردار سُنیوں ہوشیار !

آگیا

دوسرا مودودی

آگیا



قدریت کا لبادہ اوڑھ کر
قرآن کی منہاج کا لیل لگا کر

حضرت حمید الدین صاحب سجادہ نشین سیال شریف کے استاد مضمون

استاذ العلماء علامہ عطا محمد صاحب بندیالوی کی تصدیق و فتویٰ

”اما بعد! طاہر القادری صاحب نے عورت کی پوری دیت سے صرف اجماع صحابہ اور اجماع امت کا ہی انکار نہیں کیا۔ بلکہ اجماع کی تحقیر کا ارتکاب کیا ہے۔ جو کہ صرف گمراہی ہی بلکہ ایسے آدمی کے ایمان کو خطرہ لاحق ہے۔ لہذا قادری صاحب کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اس انکار سے توبہ کریں۔ کیونکہ معلوم نہیں کس وقت موت آجائے اور قادری صاحب کے مداحوں اور معاونین پر لازم ہے کہ وہ اپنے رویہ پر نظر ثانی کریں۔ اور انکار اجماع کی معاونت سے باز رہیں۔“ **حررہ الفقیر (مولانا) عطاء محمد چشتی بھکھی شریف۔**

بھکھی شریف کے جواب صحیح واللہ تعالیٰ ورسولہ اکرمیم (مولانا) سید محمد مظہر قیوم شاہ خادم دربار عالیہ بھکھی شریف۔

کیرانوالہ ﴿جناب علامہ عطا محمد اور دیگر علماء نے دیت کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے عین صواب شریعت کے مطابق ہے۔ طاہر القادری سراسر غلطی پر ہے اور گمراہی پھیلا رہا ہے۔ مولیٰ کریم اس کو ہدایت دے۔“

السید محمد یعقوب شاہ فاضل بریلی شریف کیرانوالہ ضلع گجرات

حضرت علامہ عطاء محمد صاحب اور حضرت سید محمد یعقوب شاہ صاحب آف کیرانوالہ نے جو کچھ لکھا ہے۔ یہی درست ہے طاہر القادری کا فیصلہ غلط ہے۔

سید محمد شعیب (کیرانوالہ) خطیب جامع مسجد شیربانی گوجرانوالہ

صاحبزادہ وحید سعید کاظمی ملتان نے فرمایا کہ ”غزالی دوراں علامہ احمد سعید کاظمی بہت پہلے طاہر القادری کو گمراہ قرار دے چکے ہیں اس لئے ہم پر ان کی کسی سیاسی و غیر سیاسی قلابازی کا کچھ اثر نہیں۔“ **(ندائے اہلسنت لاہور جون ۱۹۸۹ء)**

دوسرا فتویٰ ﴿عورت کی نصف دیت پر اجماع امت ہے اور پروفیسر طاہر القادری کا عورت کی پوری دیت کا قول اجماع امت کے خلاف ہونے کی وجہ سے غلط ہے۔ لہذا ان لوگوں پر لازم ہے کہ رجوع کریں اور توبہ نامہ چھپوائیں کیونکہ سنی ہونے کے لئے ہر اجماعی مسئلہ کا ماننا ضروری ہے۔ اجماع واجب العمل ہے۔ قابل

بحث نہیں۔“

(مولانا محمد احسان الحق قادری فیصل آباد)

محدث اعظم پاکستان کے لخت جگر

صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی نے سنیوں کے خلاف پروفیسری سازش کا انکشاف کرتے ہوئے فرمایا کہ ”پروفیسر طاہر القادری نجدی مفتی عبداللہ بن باز کے اشارے پر پاکستان میں احسان الہی ظہیر کی جگہ نجدیوں کے ایجنٹ کا کردار کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ طاہر القادری متعدد بار مدینہ منورہ میں عبداللہ بن باز سے ملاقات کر چکے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنی پارٹی نجدیوں کو دعوت دے رہے ہیں اور سنیوں کو نجدیت کی گود میں پھینکنے کے لئے نجدی سرائے پر میدان سیاست میں اترے ہیں۔“

(ندائے اہلسنت لاہور جون ۱۹۸۹ء)

علامہ محمد عبدالرشید جہنگوی نے فرمایا کہ ”عورت کیدیت نصف ہونے پر تمام سلف و خلف کا اتفاق ہے۔ آج اس طے شدہ مسئلہ کو چھیڑ کر ملت میں انتشار و افتراق کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔ دورِ عالم کے کسی عالم کی تحقیق کو مجتہدین علی الاطلاق کے مقابل لانان کے تجر علمی کے انکار کے مترادف ہے۔“

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

مخلصانہ پیغام ﴿سنی بھائیوں اور اہل علم و انصاف دوستوں کے نام﴾
(یہ کوئی انفرادی و معمولی مسئلہ نہیں بلکہ اکابر علماء کرام کا اجتماعی فتویٰ ہے)

﴿اثر نہ کہے سن تو لے میری فریاد﴾

پہلا فتویٰ ﴿سوال بخند مت حضرت مولانا تقدس علی خان صاحب دامت برکاتہم۔ السلام علیکم! گزارش ہے یہ ہے کہ پروفیسر طاہر القادری نے اجماع امت کا انکار کر کے پوری عورت کی دیت کا جو دعویٰ کیا ہے۔ علامہ احمد سعید کاظمی مرحوم نے اس کے رد میں پوری کتاب بعنوان ”اسلام میں عورت کی دیت“ کا جو دعویٰ کیا ہے۔ جس میں فرمایا ”اجماع کے انکار کرنے والے کو علماء نے ضال یعنی گمراہ قرار دیا ہے۔“ (صفحہ ۴۵) نیز فرمایا کہ ”سودا اعظم کی اتباع سے باہر جانا، سودا اعظم سے خروج قرار پائے گا۔ اور مذاہب اربعہ کے اتفاق کا انکار بہت بڑی جسارت بلکہ صراطِ مستقیم سے انحراف ہوگا۔“ (صفحہ ۴۸) ملخصاً لہذا آپ بھی اس مسئلہ میں شرعی حکم کی وضاحت فرما کر مشکور ہوں۔

الجواب ﴿عبارت مندرجہ بالا حضرت علامہ کاظمی صاحب نے جو ”اسلام میں عورت کی دیت“ میں تحریر فرمائی اس سے میں بالکل متفق ہوں، بے شک اجماع کے انکار کرنے والے کو علماء نے ضال فرمایا ہے۔ ایسے شخص پر جو اجماع کا انکار کرے توبہ واجب ہے۔“ فقط فقیر تقدس علی قادری شیخ الجامعہ راشدیہ پیر گوٹھ ضلع خیر پور۔
تہذیب، مفتی محمد رحیم ناظم جامعہ راشدیہ

علی پور شریف ﴿مندرجہ بالا سوال کا جواب بالکل درست ہے۔ بندہ ناچیز خادم دربار لاٹانی بھی اس کی مکمل تائید کرتا ہے۔“

صاحبزادہ سید عابد حسین سجادہ نشین علی پور شریف

﴿عورت کی دیت نصف ہے۔ جب یہ مسئلہ اجتماعی ہے تو انکار کا کیا مطلب؟

(مفتی غلام رسول۔ دارالعلوم نقشبندیہ)